اسلام کے 5 بنیادی ارکان

نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلَی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، (1) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں، (2) نماز قائم رکھنا، (3) زکاۃ دینا، (4) حج کرنا، (5) ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔ (مسلم، 1/37، حدیث:16)

اس حدیث میں اسلام کی پانچ بنیادی چیزوں کا ذکر ہے۔

(1) اللہ کے ایک ہونے اور حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے رسول ہونے کی گواہی دینا:

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسلام مثل خیمہ یا چھت کے ہے اور یہ پانچ ارکان اس کے پانچ ستونوں کی طرح کہ جو کوئی ان میں سے ایک کا انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہو گا، اور اس کا اسلام منہدم ہو جاویگا۔ خیال رہے کہ ان اعمال پر کمالِ ایمان موقوف ہے اور ان کے ماننے پر نفس ایمان موقوف، لہٰذا جو صحیح العقیدہ مسلمان کبھی کلمہ نہ پڑھے یا نماز روزہ کا پابند نہ ہو، وہ اگرچہ مؤمن تو ہے مگر کامل نہیں، اور جو ان میں سے کسی کا انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 1/27)

(2) نماز قائم رکھنا: ایمان لانے کے بعد سب سے بڑا فرض نماز ادا کرنا ہے، نماز ہر عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض عین ہے، نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ(۴۳)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پارہ1، سورہ بقرہ:43)

اس کے علاوہ متعدد احادیث میں نماز کے فضائل و برکات اور نہ پڑھنے کی وعیدوں کا بیان موجود ہے ہمیں چاہیے کہ پابندی سے پانچوں نماز پڑھنے کی عادت بنائیں! امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھنے کی عادت بنانے کا اصل وظیفہ یہ "احساس" ہے کہ نماز میرے رب نے مجھ پر فرض کی ہے۔ بے نمازی نیک شخص نہیں ہے۔ (امیر اہلسنت کی 786 نصیحتیں، ص:30، 31)

(3) زکوٰۃ دینا: ہمارے پیارے اسلام نے غریبوں، فقیروں کی حاجت روائی کے لیے مالکِ نصاب حضرات پر زکوٰۃ فرض کی ہے تاکہ یہ اپنے مال کا کچھ حصہ غریبوں کو دیں جس سے یہ اپنی ضرورت پوری کر سکیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: زکوٰۃ شریعت میں اللہ (عزوجل) کے لیے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو، نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کر لے۔

زکوٰۃ فرض ہے، اُس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گناہ گار و مردود الشہادۃ ہے۔ (بہار شریعت، 1/874)

(4) حج کرنا: صاحبِ حیثیت پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اور اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (پ 4، آل عمران: 97) کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جا کر واپس آنے تک اس کے لیے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے خرچے کے علاوہ ہونا چاہیے۔ راستے کا امن بھی ضروری ہے کیوں کہ اس کے بغیر حج کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل کے لئے امیر اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کتاب "رفیق الحرمین" کا مطالعہ کریں۔

(5) ماہِ رمضان کے روزے رکھنا: دو ہجری میں روزے فرض ہوئے، مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر روزہ رکھنا ضروری ہے، **شرعی معنیٰ:** روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیّت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا، عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ (بہار شریعت، 1/966)

روزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ پاک نے فرمایا: ابنِ آدم کے تمام اعمال اسی کے لیے ہیں سوائے روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ (بخاری، 4/82، حدیث: 5927)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم مسلمان ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ مذکورہ حدیث میں بیان کیے گئے اعمال پر پابندی سے عمل کریں روزانہ صرف پانچ نماز پڑھنا ہے جس میں تقریباً دو گھنٹے دینے ہیں، روزے 12 ماہ میں صرف ایک مہینے رکھنے ہیں، زکوٰۃ اور حج صرف مالداروں پر لازم ہے۔ عمل کرنا چاہیں تو کوئی مشکل نہیں۔